حقیقت ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہم

اللہ تعالیٰ جل شانہ، کی حمد وثنا اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بعد قارئین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا سلسلہ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع فرما کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم فرمادیا۔ اگرچہ یہودی آخری نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری نبی قرار دیتے ہیں مگر یہ مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے کیونکہ نہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام نے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ قرآن کہتا ہے: ﴿یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل﴾ "کہ آنحضرت ﷺ کو وہ لوگ تورات وانجیل میں مذکور پاتے ہیں۔"

ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد. (الصف) یعنی عیسیٰ علیہ السلام ایک ایسے رسول کی بشارت دیتے کہ جو میرے بعد آئے گا اس کا نام نامی احمد ﷺ ہوگا تورات وانجیل کے محرف ہونے کے باوجود بھی آج ان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں پیشگوئیاں موجود ہیں ان آیات کے نازل ہونے کے وقت اگر تورات انجیل میں آپ کی پیش گوئیاں نہ ہوتیں تو کفار کو آپ ﷺ کے خلاف شور کرنے کا ایک بڑا موقع میسر آتا، مگر ان کا خاموش رہنا قرآنِ پاک کی مذکورہ آیات کے سچا ہونے کی اظہر من الشمس دلیل ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ اتفاقاً بیمار ہوگیا تو آپ ﷺ اس کی بیمار پُرسی کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سرہانے کھڑا ہوا تورات پڑھ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ اے یہودی! میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی ہے کہ کیا تورات میں میرے حالات اور صفات اور میرے ظہور کا بیان پاتا ہے؟ اس نے انکار کیا تو بیٹا بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ غلط کہتا ہے۔ تورات میں ہم آپ کا ذکر اور آپ کی صفات پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ اب یہ مسلمان ہے، انتقال کے بعد اس کی تجہیز و

تکفین مسلمان کریں، باپ کے حوالہ نہ کریں۔ (معارف قرآن، صفحہ ۸۰، جلد ۴)

تورات میں ہے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ اے یعقوب کے بیٹو! جمع ہو کر سنو اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ اور پھر فرمایا یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش ۴۹۔۱۔۲۔۱۰) شیلوہ وہی ہوگا جس نے فتح خیبر کے وقت یہودیوں کی حکومت ختم کی اور تمام دُنیا کی قومیں اس کی مطیع ہیں۔ یعقوب بن سفیان باسناد حسن حضرت عائشہؓ سے راوی ہیں کہ ایک یہودی مکہ میں بغرض تجارت رہتا تھا جس شب میں آپ ﷺ پیدا ہوئے تو مجلس میں قریش سے یہ دریافت کیا کہ اس شب میں تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا ہم کو معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا اچھا ذرا تحقیق تو کر کے آؤ، آج کی شب میں اس اُمت کا نبی پیدا ہوا ہے۔ اس کے دونوں شانوں میں ایک علامت ہے (یعنی مہر نبوت) وہ دو رات تک دودھ نہ پئے گا۔ ایک جنّی نے اس کے منہ پر انگلی رکھ دی ہے۔ لوگ فوراً اس مجلس سے اٹھے اور اس کی تحقیق کی۔ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا ہوا ہے۔ یہودی نے کہا کہ مجھ کو بھی چل کر دکھاؤ۔ یہودی نے جب دونوں شانوں کے درمیان علامت (مہر نبوت) دیکھی تو بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش آیا تو کہا کہ نبوت بنی اسرائیل سے چلی گئی۔ اے قریش والو! یہ مولود تم پر ایسا حملہ کرے گا کہ جس کی خبر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل جائے گی۔ (فتح الباری، بحوالہ سیرت مصطفیٰ، صفحہ ۴۳)

• اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ شیلوہ یہی ہے جس نے نبوت اور حکومت بنی اسرائیل کی ختم کرنی ہے۔ آخری دنوں کے لفظ سے معلوم ہوا کہ وہ نبی آخری ہوگا، اس کے بعد نبوت ختم ہو جائے گی۔ تورات کی مذکورہ پیشین گوئی کے مصداق موسیٰ علیہ السلام بھی نہیں کیونکہ انہوں نے یہوداہ کی سلطنت ختم نہیں کی بلکہ باقی رکھی اور ان کی نبوت تمام قوموں کے لئے بھی نہیں تھی۔ تورات میں جابجا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطاب کرتے ہیں۔

کاتھولک بائیبل میں تورات کا تعارف ہی یہ ہے کہ جس پر عمل کرنے سے اسرائیل قوم خدا کی مہربانیوں کے لائق بن جاتی ہے۔ (اسفار خمسہ، صفحہ ۱) بلکہ موسیٰ علیہ السلام تو اپنے بعد بھی کسی کی انتظار میں قوم کو چھوڑ کر جاتے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نازل ہوا۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ (استثنا: ۱۸:۱۸) معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نبوت کو ختم سمجھنا تورات کے خلاف ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام بھی آخری نبی نہیں کیونکہ وہ بھی اپنے بعد ایک آنے والے رسول کی بشارت دے کر گئے۔ واضح ہو کہ انجیل ایک یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہی خوشخبری کے ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دے کر گئے ہیں اس لئے ان کا دعویٰ بھی آخری نبی ہونے کا نہیں۔ چنانچہ انجیل میں ہے کہ اس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔(متی:۵:۱۷)

عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بارہ شاگردوں کو بھی یہ حکم دیا کہ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت قریب آ چکی ہے۔ (متی ۱۰:۵ تا ۸) اور فرمایا کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہوگا کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آ کر دُنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔(یوحنا۱۶:۷:۸)

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کسی آنے والے کی خوشخبری دے کر اس کی انتظار میں چھوڑ کر گئے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ دعویٰ ہماری کتاب قرآن پاک میں ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ پہلے نبیوں کی مثال موسمی پھول کی سی ہے کہ وہ اپنے موسم میں بہار دکھلاتا ہے مگر موسم ختم ہوتے ہی وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ گرمی کا پھول گرمی میں، سردی کا سردی میں خوشبو دے گا۔ رات کی رانی رات کو مہکتی ہے اور دِن کو اس کی مہک ختم ہو جاتی ہے۔ دِن کے راجہ کی بہار دِن کو ہوگی رات کو ختم ہو جائے گی، مگر ایک پھول سدابہار ہوتا ہے کہ موسم بدلتے رہیں لیکن اس کی آب وتاب میں فرق نہیں آئے گا۔ ہمارے نبی ﷺ سدابہار پھول ہیں اور ان کی خوشبو تمام عالم کے لئے ہے۔ ﴿وما ارسلنک الا رحمة للعلمین﴾ (انبیاء:۱۰۷) یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ﴿وما ارسلناک الا کافة للناس بشیراً و نذیراً﴾ (سبا:۲۸) ''ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے۔''

﴿تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا﴾ (الفرقان:۱) ''بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر نازل کی تا کہ وہ تمام جہانوں کے لئے ڈرانے والا ہو جائے''۔

پہلی آسمانی کتابوں میں بعد میں آنے والے کی پیشگوئیاں تھیں مگر اس کتاب میں ﴿یومنون

بما انزل الیک وما انزل من قبلک﴾ تو ہے لیکن ﴿وما انزل من بعدک﴾ نہیں تو معلوم ہو جس ذات والاصفات کے سب منتظر تھے وہ تشریف لا چکی اب ان کے بعد نزول وحی کا دروازہ بند ہو گیا اور قیامت تک بند رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی خاتم النبیین کا تاج پہنا دیا۔ (احزاب ۴۰)

اور خود بھی فرمایا: ﴿انا خاتم النبیین﴾ (بخاری ۵۰۱) کہ میں آخری نبی ہوں۔ نیز فرمادیا: ﴿لیس نبی بعدی﴾ اور ایک نسخے میں ﴿لانبی بعدی﴾ ہے۔ (بخاری ص ۶۳۳ ج ۲) یعنی میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نوراللہ مرقدہٗ نے ختم نبوت پر دلالت کرنے والی ایک سو آیات اور دو سے زائد احادیث جمع کی ہیں۔ اسی وجہ سے تمام امت کا فیصلہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے خواہ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا مسیلمہ پنجاب۔ اس مسئلہ کی اہمیت اس سے واضح ہوتی ہے کہ نبی اقدس ﷺ کے ساتھ مختلف لڑائیوں میں شہید ہونے والے صحابہ کرامؓ کی تعداد ۲۵۹، ہے جبکہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے یمامہ کی لڑائی میں مسیلمہ کذاب کے لشکر کا مقابلہ کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ وتابعین کی تعداد ۱۲۰۰ سو ہے جن میں سات سو قاری تھے۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت خبیب بن زید انصاریؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے پاس بھیجا، اس نے حضرت خبیبؓ بن زید انصاریؓ سے کہا کہ تم محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ آپؓ نے فرمایا: ''ہاں'' مسیلمہ نے کہا کہ تم میرے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہو؟ آپ نے فرمایا ''نہیں'' میں تیری بات نہیں سنتا۔ مسیلمہ بار بار یہ سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ نے آپ کا ایک ایک عضو کاٹ کر آپ کو شہید کر دیا۔ بہر حال جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا وہاں بہت سے جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشین گوئی فرمائی جو وعدۂ الٰہی ہونے کی وجہ سے پوری ہوئی۔

بہت سے لوگوں نے مختلف اغراض کی بناء پر دعویٰ نبوت کیا۔ متحدہ ہندوستان میں انگریز کے منحوس قدم آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں میں لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو اپنایا اور مذہبی آزادی کا اعلان کر دیا۔ مذہبی آزادی کا مطلب یہ تھا کہ ہر شخص آزاد ہے دعویٰ اسلام کے ساتھ خدا کا انکار بھی کرے تو اس کو حق حاصل ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دے ضروریات دین کا انکار کرے۔ اسلام کے اولین گواہ صحابہ کرامؓ کو معاذ اللہ کافر کہے، ائمہ مجتہدین کو شیطان اور ان کی اتباع کو شرک قرار دے۔ اس کو روکنے والا کوئی نہیں کیونکہ وہ مذہباً آزاد ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بہت سے جعلی پیر جعلی اہلِ حدیث اور جعلی نبی اصلی پیروں، اصلی محدثین اور اصلی نبی کے مقابلہ میں کھڑے کر دیئے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے

اوٹ پٹانگ دعووں کے ساتھ اپنے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا اور اس ظلیت کو کبھی سیرت صدیقی کی کھڑکی سے تعبیر کیا کبھی ﴿فنا فی الرسول﴾ کا عنوان دیا اور ۱۹۰۱ء میں "ایک غلطی کا ازالہ" کا نام سے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں لکھا کہ "حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔" (ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۳)

نیز لکھتا ہے کہ وہ مکالمات الہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں انہی سے ایک یہ وحی اللہ ہے۔ ﴿هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله﴾ "اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۳،۴)

پھر کہتا ہے! اسی کتاب میں، اس مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ﴿محمد رسول الله والذین معه اشدء علی الکفار رحماء بینهم﴾ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۴)

مولوی ظفر علی خان نے کہا تھا:

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں　　کتر کے جیب لے گئے پیغمبری کے نام سے

مگر مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف جیب کترا ہی نہیں تھا۔ وحی چور بھی تھا۔ کہ حضور اقدس ﷺ کی وحی چوری کر کے اپنی طرف منسوب کر لیتا تھا۔

بہر حال مرزا صاحب کا فنافی الرسول ہونے کا دعویٰ کرنا اور یہ کہنا کہ "نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وحی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۵)

اور اس کی مزید وضاحت کرنا کہ اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث غایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ (ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۶)

اس فنافی الرسول کا نتیجہ یہی نکلا کہ حضور ﷺ کا عکس نعوذ باللہ مرزا کی زندگی میں آ گیا۔ اب مرزا نے جو بدکرداریاں کی ہیں وہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کی طرف منسوب ہوں گی۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ فنائیت والا جو مفہوم مرزا نے ذکر کیا ہے وہ بھی مرزا میں نہیں پایا جاتا کیونکہ مرزا صاحب نے ساری زندگی جھوٹ بولے ہیں اور ہمارے پیغمبر ﷺ کا لقب ہی الصادق تھا۔ جھوٹ ان کے قریب بھی نہیں آیا۔

مرزا کے چند جھوٹ

(۱) ضرور تھا کہ قرآن اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دُکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ (اربعین، نمبر۳)

❁ یہ﴿افتریٰ علی اللّٰہ اور افتراء علی الرسول﴾ ہے نہ قرآن میں یہ بات مذکور ہے نہ کسی حدیث میں۔

(۲) یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توارت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح، صفحہ۹)

(۳) وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ﴿**ھذا خلیفۃ اللّٰہ المھدی**﴾ اب سوچو کہ یہ حدیث کس مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو﴿**اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ**﴾ ہے۔ (شہادت القرآن، صفحہ۴۱)

(۴) صحیح بخاری یہ وہ کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے۔ (کشتی نوح)

محترم حضرات! اور اس جیسے ہزاروں جھوٹ ہیں جو مرزا نے بولے تو کیا مرزا میں محمدی چہرہ نعوذ باللہ منعکس ہوا ہے۔ اس فنا فی الرسول کے لفظ سے نعوذ باللہ حضور اقدس ﷺ کو بدنام کرنا چاہتا ہے اور کافروں بلکہ مسلمانوں کے سامنے یہ اپنا عکس محمدی دکھا کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو متنفر کرنا چاہتا ہے اور سیرت صدیقی کہہ کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی زندگی کو بھی داغدار کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سیرت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور سیرت صدیق اور مرزا کی زندگی میں رات اور دن اندھیرے اور اُجالے سیاہ اور سفید کی طرح تضاد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل یا عکس مرزا میں آجائے یہ تو محال ہے۔ البتہ ظل کا معنی سایہ اور تاریکی بھی آتا ہے تو ظلی نبوت کا معنی تاریکی اور اندھیرے میں رکھنے والی نبوت کیا جائے تو درست ہے کیونکہ مرزا اور تمام مرزائی نورِ ایمان سے کٹ کر کفر کی تاریکی میں گر چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام امت محمدیہ کو ایسے گمراہ کن دجال اور کذاب لوگوں سے بچنے اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ (**آمین یا ارحم الراحمین**)

☆☆......☆☆